مدیر کے نام

ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی، کراچی

امام حسن البنا شہید نمبر میں ماشاء اللہ کافی اچھے مضامین ہیں، خاص طور پر وہ انٹرویو جو عبدالغفار عزیز صاحب نے لیے، اور ان میں بھی عبدالمعز عبدالستار سے انٹرویو بہت معلومات آفریں ہے۔ شمارے میں تین باتوں کی کمی محسوس ہوئی، ایک تو ضروری تھا کہ ایک خاص صفحے پر شہید امام کا سوانحی خاکہ دیا جاتا، بچپن سے شہادت تک کے واقعات سال بہ سال۔ دوسرے یہ کہ ان پر لکھی جانے والی تصنیفات ایک مضمون میں جمع کر دی جاتیں، خاص طور پر جو عربی، اُردو اور انگریزی میں خاص ہیں۔ تیسرے یہ کہ عالمِ عرب میں، شہید اور ان کی تحریک کے اثرات، جو آپ سے پوشیدہ نہیں ہیں ان کا تذکرہ کیا جاتا۔ ڈاکٹر انیس احمد صاحب کے مضمون میں پروفیسر کینٹ ویل اسمتھ کا ایک اقتباس اس کی کتاب Islam in Modern History سے دیا گیا ہے، جس میں اخوان کی یک گونہ تعریف ہے۔ لیکن اسی مصنف نے اپنی اسی کتاب میں سید قطب اور مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے خلاف بہت زہر اگلا ہے۔ پروفیسر اسمتھ نے میک گل یونی ورسٹی، کینیڈا کے ادارہ تحقیقات اسلامی سے وظائف دلوا کر متعدد پاکستانیوں کو وہاں تعلیم و تحقیق کے لیے بلایا، جن میں سے متعدد 'روشن خیال اعتدال پسندی' کی تصویر ثابت ہوئے ہیں۔ [ترجمان: ڈاکٹر صاحب کی بیان کردہ پہلی دونوں چیزیں، آنے والے مجموعہ مضامین کے خاکے میں شامل ہیں، البتہ تیسرے نکتے پر کوئی جامع تحریر حاصل نہیں کر سکے۔]

ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی، معاون مدیر سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی، علی گڑھ، بھارت

اشاعتِ خاص خوب صورت، دل آویز اور مؤثر تحریروں پر مشتمل ہے۔ بیش تر قدیم تحریریں، جن کے ترجمے شاملِ اشاعت ہیں پہلی مرتبہ نظر سے گزری ہیں۔ جہاں تک یہ کہا گیا ہے کہ: ''یہ [تحریریں] ابھی تک اُردو میں شائع نہیں ہوئیں'' (ص ۴) عرض ہے کہ ان میں سے 'قرآن کی تفسیر کا اسلوب' (ص ۲۰۹) اور 'اُمت کا معمار (ص ۸۵) بالترتیب سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی علی گڑھ جنوری ۱۹۹۰ء میں اور مکتبہ اسلامی دہلی ۱۹۹۶ء سے شائع ہو چکی ہیں۔ ترجمے کی سعادت راقم کو حاصل ہوئی۔ ایک جگہ طٰہٰ حسین کی بے دینی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے: ''لوگوں نے بجا طور پر گرفت کی، اور وہ بعد ازاں یہ کہنے پر مجبور ہوئے: لیکن میں قرآن مجید پر ایمان رکھنے کے باعث دونوں [ابراہیم اور اسماعیل علیہم السلام] کے تاریخی وجود کا اقرار کرتا ہوں'' (ص ۲۲۲)۔ یہ بات درست نہیں ہے، انھوں نے اپنی بات سے رجوع نہیں کیا تھا، دیکھیے: فی الادب الجاہلی۔ پروف کی چند دیگر غلطیوں کے باوجود ترجمان کی اشاعتِ خاص کی اہمیت مسلّم ہے۔ اتنا معیاری، خوب صورت اور وقیع نمبر شائع کرنے پر،